



## سوال

(489) روزہ کی حکمت

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

روزہ کی حکمت

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

روزہ کی حکمت

(از مولوی عبدالرحمن صاحب مدرس مدرسہ کوٹ راجھاشن ضلع لاہور)

الحمد للہ! جملہ اہل اسلام کو ماہ رمضان مبارک ہو! کسا رحمتا بچھان ماہ رمضان کی فضیلت کو لکھے تو کیا لکھے جب کہ اس بابرکت ماہ میں از روئے آیت کریمہ

شَہْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ ۱۸۵ سورة البقرة

فرقان حمید جیسی کتاب مبین کا نزول ہو۔ گویا اس پاک مہینے میں خداوند عالم نے اپنے فضل و کرم سے اپنے بندوں پر اپنی برکات کبیرہ اور انعامات کثیرہ کے باب کو واکیا۔ یہی وجہ ہے کہ اس مبارک مہینے میں اللہ تعالیٰ کی جس قدر برکتیں اس کے بندوں پر نازل ہوتی ہیں۔ اتنی کسی اور مہینے میں نازل نہیں ہوتیں۔ صوفیائے کرام نے ماہ رمضان کو تنویر القلب کے لئے مفید لکھا ہے۔ کہ اس میں کثرت سے مکاشفات ہوتے ہیں۔ اور نماز تذکیہ نفس کرتی ہے۔

الحمد للہ! اسلام نے ماہ رمضان کے اس عالم گیر فیض کو مد نظر رکھتے ہوئے اسی ماہ میں روزوں کا انضباط کیا۔ جب کہ روزہ تمام عملیات کے ثوابات سے زیادہ ثواب رکھتا ہے۔ اور بلحاظ اپنی نوعیت کے جملہ عبادات الہیہ سے بے نظیر ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ روزہ تذکیہ نفس کے حق میں اکسیر اور عذاب دوزخ سے نجات دلانے کے لئے ڈھال کا حکم رکھتا ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے۔ الصیام جنت یعنی ماہ رمضان ماہ رمضان کے روزے انسان کے لئے عذاب دوزخ سے بچانے کے لئے تو ڈھال ہیں تفصیل اس لہجہ کی یہ ہے کہ انسان روزہ رکھنے سے تمام قسم کے گناہوں سے خلاصی پالیتا ہے۔ اگر روزہ کے حقیقی معنوں پر غور کیا جائے۔ تو یہ حقیقت بخوبی زہن نشین ہو جائے گی۔ کہ روزہ انسان کو کس طرح تمام گناہوں سے پاک و صاف کر دیتا ہے۔ روزہ کو عربی زبان میں صوم کہتے ہیں اور صوم کے معنی عربی لغت میں رکنے خاموش رہنے اور بلند ہونے کے ہیں۔ وجہ یہ کہ صائم کو حالت



صوم میں اکل و شرب اور جماع وغیرہ سے رکتنا پڑتا ہے۔ اور گد و غیبت و اہیات و خرافات سے اور دیگر ہر قسم کے لاطائل امورات سے اجتناب کرنا لازمی امر ہوتا ہے۔ ورنہ اس کا روزہ خدا کے ہاں کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ بلندی کے معنی اس لئے کہ روزہ خدا کی بارگاہ میں تمام عبادتوں سے زیادہ بلند درجہ رکھتا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ روزہ دار کو روزہ کی مذکورہ بالا پابندیاں واقعی ایک زاہد و پارسا بنادیتی ہے۔ اور یہ روزہ کا ایک بڑا بھاری معجزہ ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں خود اللہ تعالیٰ نے روزہ کی علت غائیوں میں بیان فرمائی۔۔۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّبِعُوا حُكْمَ الصِّيَامِ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝۱۸۳ سورة البقرة

”یعنی حکم ہوا تم پر روزہ کا جیسے کہ حکم تھا تم سے پہلی قوموں پر (پھر فرمایا) روزہ رکھنے کا امر اس لئے نازل ہوا کہ تم پر ہمیں گارنہ جاوے۔“

اللہ اکبر خداوند کریم کا یہ کتنا بڑا احسان ہے۔ کہ اس نے اپنے بندوں کو محض منتقی بنانے کی خاطر روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ القصد روزہ ہمارے لئے یشمار فوہد رکھتا ہے۔ جن کی تفصیل کے لئے ایک دفتر کی ضرورت ہے۔ لہذا ہم نہایت اختصار سے اس کی خوبیاں و حکمتیں زبلیں میں لکھ کر دشمنان اسلام کو یہ دکھاتے ہیں۔ کہ ہمارا اسلامی روزہ کتنی بڑی حکمت پر مبنی ہے۔

1- انسانی فطرت اس بات کو چاہتی ہے۔ کہ نفس ہمیشہ عقل کے ماتحت رہے چونکہ روزہ میں کسی نفس کی کسی خواہش کی بھی پرواہ نہیں کی جاتی۔ بلکہ اس کی ہر تمنا کو دبانہ روزہ دار کا فرض اولین ہوتا ہے۔ لہذا نفس امارہ عقل کی ماتحتی میں بخوشی کام کرنے لگ جاتا ہے۔

2- انسان احسان فراموش وقع ہوا ہے۔ ہم دن رات اللہ کی نعمتیں کھاتے پیتے ہیں۔ لیکن شکرگزاری کا نام تک نہیں لیتے۔ اور یہ امر مسلمہ ہے۔ کہ اگر کسی کی کوئی محبوب مرغوب چیز کچھ عرصہ تک گم رہے تو اس کو اس کی قدر معلوم ہوتی ہے۔ یہی حال روزہ دار کا ہے۔ سارا دن کھانا پینا متروک ہونے کی وجہ سے اس کو شام کے وقت قدر معلوم ہوتی ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا حقیقی شکر گزار رہتا ہے۔

3- چونکہ انسان کو روزہ میں بھوکا پیاسا رہنا پڑتا ہے۔ اس لئے اس میں مساکین و فقراء کے ساتھ حقیقی مروت و بہرردی کرنے کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ کیونکہ جن امرانہ کبھی بھوک پیاس دیکھی ہی نہیں۔ وہ غرباء کے احوال سے کب آشنا ہو سکتے ہیں۔ بقول حافظ ع

کجا دانند حال داسبکساران ساحل با۔

4- عشق و محبت کے اس تقاضے کو ایک عاشق بخوبی جانتا ہے۔ کہ جب یاد معشوق اس کو بیقرار کر دیتی ہے۔ تو وہ کھانے پینے کو ترک کر دیتا ہے۔ دنیا کی دلکش سے دلکش چیزیں موجود ہوتی ہیں۔ مگر عاشق کا دل کسی کو بھی نہیں چاہتا۔ یہی حال روزہ میں روزہ دار کا ہے۔ اللہ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اس کی محبت اور جبروت و عظمت حضرت انسان کو اکل و شرب کا صحیح تارک بنا دیتی ہے۔ کیا اس سے زیادہ کوئی اور عشق و محبت ہو سکتی ہے۔ جب کہ حضرت انسان محض اللہ تعالیٰ کے لئے ماہ رمضان کے آنے پر معان نعمائے الہی کو ترک کر دیتا ہے۔ جن کو وہ اس سے پہلے دن رات کھانے پینے کا عادی تھا۔

5- علم النفس کے ماہرین اس مسئلے کو بھی طرح جانتے ہیں۔ کہ قدرت نے انسان میں تو اس ترتیب سے رکھے ہیں کہ ایک قوت کی مدد سے دوسری قوت تربیت پاتی ہے۔ اگر اس قدر اصول و قانون پر روزہ کی حقیقت کو دیکھا جائے تو روزہ میں سوبات کی ایک بات جو نظر آتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ جب حالت روزہ میں حکم اللہ کے مطابق حلال چیزوں کو چھوڑنے کی طاقت ترقی پالیتی ہے۔ پھر اس کی مدد سے حرام اشیاء کو ترک کرنے کی قوت خود بخود ہی تربیت پاجاتی ہے۔ کیونکہ یہ تو غیر ممکن ہے۔ جو شخص خوف الہی سے حالت روزہ میں حلال اشیاء کو ترک کر دینا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ وہ حرام چیزوں اور دیگر ہر قسم کے امور ممنوعہ کو نہ چھوڑے۔

6- چونکہ روح اور جسم میں ایک خاص تعلق ہے۔ اس لئے اطباء نے جہاں جسم کو سال میں ایک دفعہ مسہل دیا جانا ضروری کیا ہے۔ ہاں طیب حقیقی نے بھی روح کے لئے سال کے بعد ایک بار روزہ کا مسہل فرض کیا تاکہ مواد فاسدہ اور غلیظ خلطیں جمع ہو کر جسم و روح کو خراب نہ کریں۔

7- مخالفین اسلام اکثر اوقات یہ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ مسلمان روزہ رکھ کر یونہی بھوکے پیاسے مرا کرتے ہیں بھلا اس میں کیا فائدہ ہے سو عرض ہے کہ بھوکا پیاسا رہنا حضرت



انسان کے لئے زحمت نہیں بلکہ رحمت ہے حکماء سے جا کر پوچھ لیجئے گا کہ انسان کو کئی ایک بیماریاں ایسی لاحق ہوتی ہیں جن کا علاج صرف بھوک پیاس ہی ہوتا ہے۔ اور بس 8۔ جس طرح جسمانی صحت کے لئے اطباء نے بھوک پیاس کو مفید خیال کیا ہے۔ ایسا ہی زاہدوں اور عابدوں نے بھوک کو تزکیہ نفس و صفائی قلب کے لئے اکسیر ثابت کیا ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ کے ارشادات ہیں۔

(الف) "الجوع سید العمل" "یعنی بھوک تمام عملوں کی سردار ہے۔"

(ب) "الجوع مع العبادة" "یعنی بھوک تمام عبادتوں کا مغز ہے۔"

(ج) "الجوع طعام الانبياء" "یعنی بھوک نبیوں کی خوراک ہے۔"

(د) "طهرو اقلوبكم بالجوع لتتنظروا الى عظيمة الله تعالى" "یعنی تم اپنے دلوں بھوک سے صاف کرو۔ تاکہ تم اللہ کی عظمت جبروت کو دیکھ سکو" (1)۔ الغرض بھوک و پیاس تزکیہ نفس کے لئے ایک کامل ذریعہ ہے۔ جس کا نبیوں کے علاوہ رشیوں اور ینوں نے بھی اعتراف کیا ہے۔ (12 جون 25ء)

1۔ راقم مضمون نے ان روایات کو بغیر حوالہ ہی نقل کیا ہے۔ واللہ اعلم (محمد داؤد راز)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

## فتاویٰ شناسیہ امرتسری

جلد 01 ص 643

محدث فتویٰ